قرآن کریم میں ذکرِ رسولِ کریم ﷺ کے مختلف اسالیب

Different styles of Remembrance of Holy Messenger in The Quran

Bashir Ahmad
PhD scholar, Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore: quranopen@gmail.com

Abstract
Allah the almighty has created the universe and sent a number of His Prophets for the preaching and guidance of humanity. His commands were revealed to the chosen ones through His books. He revealed Qura'n Majeed upon His last and the most beloved prophet Hazrat Muhammad (ﷺ).After going through the Qura'n majeed it becomes crystal clear that Allah Taala wants the Muslims to remember Him as well as His beloved prophet till the dooms day. That is why, He mentioned Hazrat Muhammad (ﷺ) in Qura'n majeed thousands of time, using very special and peculiar words. This is an attempt to search and compile the beautiful and precious names of Anbia-e-karam (علیہم السلام) and specially Hazrat Muhammad (ﷺ) given in the Qura'n majeed at different places in so many ways e.g. by Name, by pronoun, by visible pronoun (ضمیر ظاہر) by Hidden pronoun(ضمیر مستتر) etc. This article many citation methods of Muhammad (ﷺ) will be stated.

Keywords: Universal, Humanity, Visible pronoun, Hidden pronoun

اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ خالق کائنات، رب العالمین، علیٰ کل شیءٍ قدیر ہے۔ اس نے اپنے خاص کرم و مہربانی سے اپنے محبوب مکرم، نبی اکرم و عبدِ خاص حضرت محمد ﷺ کو وہ مقام و مرتبہ عنایت فرمایا جو کسی دوسرے نبی و رسول کو بھی عطا نہیں کیا گیا۔ آپ ﷺ کی ایک امتیازی شان ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾[1] بیان فرمائی ہے۔ جس کا ترجمہ ہے: "ہم نے آپ کی خاطر آپ کے ذکر کو بلند فرمایا"۔ اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اپنے محبوب نبی ﷺ کے ذکر کو بلند

---

(1) ۔الشرح، ۹۴: ۴

Al-Qur'ān, 94/4

کرنے کا جو ارشاد فرمایا ایسا کسی دیگر مخلوق کے لئے نہیں فرمایا۔ تفاسیر کی روشنی میں اس آیت مقدسہ کے نزول پر حضرت جبریل نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اللہ کریم فرماتا ہے: "اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِیْ" کہ محبوب جب، جہاں میرا ذکر ہو گا ساتھ آپ کا ذکر ہو گا۔

سرسری مطالعہ کے بعد بعض احباب کا کہنا ہے کہ جس نبی ﷺ پر قرآن مجید نازل ہوا ان کا ذکر قرآن مجید میں کم ہے اور دیگر بعض نبیوں کا ذکر زیادہ ہے جب کہ ایسا بالکل نہیں۔ قرآن مجید فرقان حمید کے اولین مخاطب حضرت محمد ﷺ ہی ہیں۔ جیسے قل ھو اللہ واحد میں بغیر کسی تحقیق کہ ہر کوئی مانتا ہے کہ اس میں خطاب حضور ﷺ سے ہی ہے۔ اس آرٹیکل میں تحقیق کر کے بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید میں نبی اکرم ﷺ کا ذکر دیگر سب نبیوں کے ذکر مبارک کے مجموعہ سے بھی زیادہ ہے۔ اس پاک کلام میں ان پاک ہستیوں کے ذکر میں ان کو عطا کی گئی شان اور عظمتوں کا بھی لحاظ فرمایا۔ بسا اوقات ان کے اسم ذاتی کا خطاب میں ذکر فرمایا، کہیں کوئی ضمیر لائی گئی اور کہیں ذکر مخفی ہے۔ یعنی ظاہر نہیں کیا لیکن وہاں ذکر موجود ہے۔ لیکن مقدر ہے۔

سابقہ تحقیقات کا جائزہ:

قرآن کریم علوم ظاہری و باطنی کا نہ ختم ہونے والا عظیم الشان خزانہ بلکہ ناپیدا کنار سمندر ہے۔ ہمارے اکابرین نے اس سے بے انتہا علم کے موتی نکالے ہیں۔ ان میں یہ چند مثالیں مذکور ہیں :

روائتی / آثاری تفاسیر۔ تفسیر بالرائے / درایتی تفاسیر۔ صوفیانہ / اشاری تفاسیر۔ سائنسی تفاسیر۔ کلامی تفاسیر۔ فقہی تفاسیر۔ علمی تفاسیر۔ دنیا کی اکثر زبانوں میں تفاسیر۔ قرآن میں کل آیات کی تعداد۔ کلمات، الفاظ، حروف، حرکات و سکنات، ضمہ، فتح، کسرہ، جزم، شد، مد کی تعداد کتنی کتنی ہے۔ سائنسی علوم، معاشرتی علوم، معاشی علوم۔ الغرض اس کلام پاک سے ہر طرح کی معلومات بے شمار ملی ہیں۔ اس کی سینکڑوں تفسیریں ہزار ہا علوم سے بھری پڑی ہیں۔

تاہم کوشش بسیار کے باوجود یہ معلومات نہیں ملیں کہ قرآن کریم میں انبیاء کرام کا تذکرہ کن کن انداز و اسالیب میں کس قدر، کس کس مقام پر ہوا ہے۔ ناچیز راقم نے اس پر توجہ مرکوز کی ہے اور یہ تحقیق کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس آخری کلام معجز بیان، قرآن مجید فرقان حمید میں انبیاء کرام علیہم السلام کا تذکرہ کن کن اسالیب میں کیا گیا ہے اور بالخصوص نبی آخر الزمان، رحمۃ للعٰلمین ﷺ کا ذکر کس کس انداز میں اور کس تعداد میں کیا گیا ہے۔ کن مقامات پر ذکر نبی کریم ﷺ بالاتفاق ہے اور کن مقامات پر بعض مفسرین نے ضمیر نبی ﷺ کے لئے مانی ہے لیکن بعض حضرات نے بتایا کہ کہ یہاں ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹتی ہے یا عام انسان یا عام مسلمان کے لئے ہے۔

اس طرح کی بے شمار معلومات منظر عام پر آچکی ہیں تاہم ایسی کوئی کاوش یا تحقیقی مضمون تلاش بسیار کے باوجود نظر میں نہیں آیا جس میں یہ تحقیق ہو کہ قرآن کریم جس عظیم ذات مقدسہ ﷺ پر نازل ہوا اس کا اپنا ذکر اس میں کس کس انداز میں اور کتنی بار ہے۔ یہ جاننا اہل ایمان کے لئے نہایت اہم اور باعث تسکینِ قلب و جان ہو گا۔ اس تحقیق سے یہ ضرورت کسی حد تک پوری ہو گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ روى البغوى باسناد الثعلبى عن أبى سعيد الخدرى رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم ''أنه سأل جبريل عن هذه الآية 'وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ قال قال الله عز وجل ''إذا ذكرت ذكرت معي'' قال ابن عباس: يريد الأذان والأقامة والتشهد والخطبة على المنابر'' (2)

''بغوی نے ثعلبی کی اسناد سے روایت کیا ہے کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے اس آیت کے بارے جبریلؑ سے سوال کیا تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''جب میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر ہو گا''۔ ابن عباسؓ نے کہا اس سے مراد یہ ہے کہ اذان، اقامت، تشہد، ممبروں پر خطبات میں حضور ﷺ کا نام اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ لیا جاتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا اس طرح اپنے عظیم الشان ذکر مبارک کے ساتھ اپنے محبوب عبد خاص کے ذکر کو ملانا اس محبوب ﷺ عظمت و شان، مقام و مرتبہ اور ذکر نبی ﷺ کی انگنت جہتوں اور وسعتوں کا اظہار ہے۔ ذکر نبی کریم ﷺ کی ایک اور انداز میں تشریح کی گئی فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾(3)

'' بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس خاص نبی پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو''

اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ نے انسانوں کی ہدایت کے لئے کمال مہربانی فرماتے ہوئے اپنے نبی مبعوث فرمائے۔ ان کو مختلف زمانوں، مختلف اقوام، مختلف علاقوں میں بھیجا۔ ان میں بعض کو کتابیں بھی عطا فرمائیں، ان میں سب سے آخر میں اپنے محبوب اعظم و اکرم، خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کو ارسال فرمایا۔ انہیں جو کتاب عطا فرمائی یہ نازل کی گئی کتابوں میں آخری، جامع ترین اور پہلی سب کتابوں کی ناسخ بھی ہے۔ اس میں پہلے نبیوں کا تذکرہ بھی کیا

---

(2)۔ محمد بن ابراہیم البغدادی، الخازن، تفسیر الخازن، دار الفکر، بیروت، ١٣٩٩ھ، ج٧، ص ٢٦٣

Muhammad b.Ibrahâm, al-baghd«dâ, al-kh«zin, Tafsâr al-khazin, dar al-fikr , Beirut. 7/263

(3)۔ الاحزاب ٣٣: ٥٦

Al-Qur'ān, 33/56

اور بہت سے ایسے ہیں جن کا ذکر نہیں فرمایا۔ جن کا ذکر کیا ان کے ذکر کے مختلف انداز و اسلوب ہیں۔ بعض مقامات پر سب کا ذکر بغیر کسی کے نام سے مطلقاً فرمادیا جیسے فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ﴾ (4)

"بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور عدل کی ترازو اتاری کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں"۔

اس مقام پر مطلقاً رسولوں کا صیغہ جمع کے ساتھ ذکر فرمایا۔

بعض انبیاء کرام علیهم السلام کا تذکرہ ان کے ذاتی نام کی تخصیص کے ساتھ فرمایا جیسے:

﴿وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَى وَهَارُونَ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ﴾ (5)

"اور ہم نے انہیں اسحاق اور یعقوب عطا کئے ان سب کو ہم نے راہ دکھائی اور ان سے پہلے نوح کو راہ دکھائی اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں نیکو کاروں کو"

اس جگہ نو ۹ . انبیاء کرام کے ذاتی نام (علم) کا اکٹھے تذکرہ فرمایا۔ سب کے نام بتادیئے۔

انبیائے کرام علیهم السلام کا ذکر قرآن کریم میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں مرتبہ ہے اور اس ذکر کا انداز مختلف مقامات پر مختلف ہے۔ کہیں کسی نبی کو براہ راست حاضر کے صیغہ سے یاد فرمایا گیا، کہیں ان کا ذکر غائب کے صیغہ میں کیا گیا۔ کہیں ان کے لئے اسم ضمیر مرفوع لائی گئی، کہیں منصوب یا مجرور لائی گئی۔

مقالہ ھذا میں اس کی تحقیق کا ارادہ کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے اس آخری کلام معجز بیان، قرآن مجید فرقان حمید میں نبی آخر الزمان، رحمۃ للعلمین ﷺ کا ذکر کس کس انداز میں اور کس تعداد میں کیا گیا ہے۔ کن مقامات پر ذکر نبی کریم ﷺ بالاتفاق ہے اور کن مقامات پر بعض مفسرین نے ضمیر نبی ﷺ کے لئے مانی ہے لیکن بعض حضرات نے بتایا کہ کہ یہاں ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹتی ہے یا عام انسان یا عام مسلمان کے لئے ہے۔ نیز یہ کہ ان

---

(4)۔ الحدید ۵۷: ۲۵

Al-Qur'ān, 57/25

(5)۔ الانعام ۶: ۸۴

Al-Qur'ān, 6/84

نظریات واقوال میں ان کے دلائل کیا ہیں۔اس تحقیق کے لئے دیگر ذرائع کے ساتھ ساتھ بالخصوص عربی تفاسیر سے مدد لی گئی ہے۔

مقالہ ھٰذا میں حضرت محمد ﷺ کے حوالہ سے قرآن مجید کے اعلیٰ وارفع اعجازی وایجازی، شاہکار بلاغت، تفاخر فصاحت اَسالیبِ تخاطب و تذکرہ کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔اس ضمن میں یہ کہنا بے جانہ ہو گا کہ اللہ کریم نے رحمة للعٰلمین ﷺ کا ذکر سب سے منفرد انداز واسالیب میں اور سب سے زیادہ فرمایا۔

خطاب اسمائے صفات کے ساتھ:

قرآنِ کریم میں خالق ومالکِ کائنات نے انبیاء کرام علیهم السلام کو خطاب فرمانے میں ان کے ذاتی ناموں کے ساتھ حرف ندا لگایا جیسے ﴿یَا یَحْیٰ خُذِ الْکِتَابَ﴾ (6) ﴿مَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یَا مُوْسٰی﴾ (7) وغیرھما۔ لیکن اس پاک کتاب میں رسول اکرم ﷺ کا ذکر تو بہت کیا تاہم کسی مقام پر حضور کے ذاتی نام کے ساتھ یا حرف ندا نہیں لگایا بلکہ کسی صفاتی نام کے ساتھ یا لگایا جیسے ﴿یٰاَ یُّھَا النَّبِیُّ﴾ (8)۔﴿یٰاَ یُّھَا الرَّسُوْلُ﴾ (9)۔﴿یٰاَ یُّھَا الْمُزَّمِّلُ﴾ (10) وغیرھم۔ اس طرح نبی کریم ﷺ کا ذکر کئی مقامات پر کیا اور مختلف انداز میں کیا۔ان میں کہیں کسی صفاتی نام کے ساتھ خطاب المدح سے ذکر ہوا۔ جیسے بالائی سطور میں ذکر ہوا۔ کہیں اسم ذات کے ساتھ۔ کہیں کسی ضمیر کے ساتھ۔

ذکر اسمائے ذات کے ذات:

کسی مقام پر بغیر خطاب کے آپ ﷺ کے ذاتی نام سے ذکر فرمایا جیسے

---

(6) ۔مریم۱۹ :۱۲

Al-Qur'ān, 19/12

(7) ۔طٰہٰ ۲۰ :۱۷

Al-Qur'ān, 20/17

(8)۔الانفال۸ :۶۵،۶۴

Al-Qur'ān, 8/64-65

(9) ۔المائدہ5:41

Al-Qur'ān, 5/41

(10) ۔المزمل 73 :1

Al-Qur'ān, 73/1

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ﴾ (11) ﴿یَأْتِیْ مِنْ بَعْدِیْ اسْمُہٗ اَحْمَدُ﴾ (12)

ذکر صیغہء غائب کے ساتھ:

کبھی صفاتی نام کے ساتھ بغیر صیغہ غائب سے تذکرہ فرمایا جیسے ﴿اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ (13)

ذکر اسم ضمیر بارز اور مستتر کے ساتھ:

کچھ مقامات پر ضمیر مستتر (پوشیدہ) کے ساتھ بیانِ محبوب کیا جیسے ﴿بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ﴾ (14) یہاں بَلِّغْ صیغہ امر حاضر معروف میں آپ سے خطاب ہے اور أَنْتَ ضمیر اس میں مستتر ہے۔ کچھ مقامات پر ضمیر ظاہر (بارز) کے ساتھ بیانِ محبوب ہے جیسے اسی جگہ اِلَیْکَ میں کَ ضمیر خطاب، حاضر، بارز (ظاہر) مجرور رسول کریم ﷺ کے لئے ہے۔

ذکر حالت رفع، نصب و جر میں

قرآن کریم میں ذکر رسول کریم ﷺ کبھی حالت رفع میں ہے جیسے ﴿لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِکُمْ﴾ (15) یہاں رسولٌ فاعل اور حالت رفع میں ہے۔ جبکہ ﴿اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَ مُبَشِّرًا وَ نَذِیْرًا﴾ (16)۔ یہاں ارسلنٰک میں کَ ضمیر مفعول کی ہے اور حالت نصب میں ہے۔ اسی طرح شاھدًا، مبشرًا، نَذِیْرًا حال واقع ہونے پر منصوب ہیں۔ نیز کبھی نبی ﷺ کا ذکر حالت جری (اضافی) میں ہوتا ہے جیسے ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

---

(11)۔ الفتح ۴۸: ۲۹

Al-Qur’ān, 29/48

(12)۔ الصف ۶۱: ۶

Al-Qur’ān, 61/6

(13)۔ النساء 69:4

Al-Qur’ān, 4/69

(14)۔ المائدہ ۵: ۶۷

Al-Qur’ān, 5/67

(15)۔ التوبہ ۹: ۱۲۸

Al-Qur’ān, 9:128

(16)۔ الاحزاب ۳۳: ۴۵

Al-Qur’ān, 33/45

اٰمِنُوْا بِاللّٰه وَ رَسُوْلِه﴾ [17] اس میں رسول عطف ہے لفظ" اللّٰہ" پر اور" اللّٰہ "کا اعراب با حرفِ جر کی وجہ سے کسرہ ہے کہ یہ حالت جری میں ہے۔اس کے باعث یہ اسم رسول بھی تابع ہونے کے باعث حالت جری میں ہے۔

ذکر نبی ﷺ بالاتفاق وبالاختلاف(عند البعض):

اکثر مقامات پر نبی اکرم ﷺ کا ذکر اس طرح ہے کہ اس میں مفسرین علمائے کرام کا کوئی اختلاف نہیں اور سب یہی مانتے ہیں کہ یہاں ذکر آنحضرت ﷺ کا ہی ہے۔اسم ظاہر کے ساتھ ہو یا ضمیر بارز کے ساتھ یا ضمیر مستتر کے ساتھ۔تاہم بعض مقامات پر بعض محقق ومفسر علماء کے نزدیک ضمیر نبی کریم ﷺ کی طرف راجع ہوتی ہے تو ذکر نبی کریم ﷺ گنا جائے گا جب کہ بعض علماء مفسرین نے اسے ضمیر راجع الی اللہ کہا جیسے:

﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ [18]

"وہ ذات ہر عیب سے پاک ہے جس نے اپنے عبد (محمد مصطفیٰ ﷺ) کو رات کے مختصر حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف سیر کرائی (وہ مسجد اقصیٰ) جس کے ماحول کو ہم نے برکتیں دے رکھی ہیں (یہ سیر اس لئے کرائی) کہ ہم اُنہیں اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں، بے شک وہ سننے اور دیکھنے والا ہے"۔

اس مقام پر بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ اِنَّهٗ میں ہٗ ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹتی ہے جس کا ذکر ابتدا میں ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی﴾ میں آیا ہے۔جیسا کہ مولانا اشرف علی تھانوی اس مقام کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ بڑے سننے والے بڑے دیکھنے والے ہیں"[19]

کئی مفسرین کرام کے نزدیک اس آیت مبارکہ میں هُوَ ضمیر نبی کریم ﷺ کی طرف لوٹتی ہے کہ اس سے قبل قریب میں لِنُرِيَه میں ہٗ ضمیر نبی کریم ﷺ کے لئے ہے۔نیز یہ بات اس لئے بھی درست معلوم ہوتی ہے کہ آپ ﷺ کو ذات باری تعالیٰ نے اپنی خاص نشانیاں دکھائیں اور اس کے لئے سماعت و بصارت و بصیرت بھی خاص عطا فرمائی۔اس لئے آپ کو ﴿السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ﴾ فرمایا۔جیسا کہ امام احمد رضا بریلوی کا ترجمہ تو مطلق ہے

---

(17)۔النساء ٤: ١٣٦

Al-Qur'ān, 4/136

(18)۔بنی اسرائیل ١٧: ١

Al-Qur'ān, 17/1

(19)۔اشرف علی تھانوی، ترجمہ و تفسیر بیان القرآن (س ن)، پاک کمپنی، لاہور، ج 3/۔ص ٣٣٩

Ashraf Alâ Th«nvâ, Bay«n al-Qur'«n, P«k Company, Lahëre, 3/339

"بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے۔"

لیکن اس کے تفسیری حاشیہ میں مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں۔

۸۔اس آیت میں بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ تک تو فرشی معراج یعنی بیت المقدس تک کا ذکر ہے اور لِنُرِيَهٗ میں آسمانی معراج کا اور﴿اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ میں لامکانی معراج کا۔۔۔اس جملہ کے معنی یہ ہیں کہ بے شک وہ محبوب بندہ ہی سننے دیکھنے والا ہے یعنی ان آیات کے دیکھنے اور بلا واسطہ رب کے دیدار و کلام کی تاب صرف اسی میں ہے۔لہٰذا معراج صرف اسے ہی کرائی گئی۔[20]

بعض علماء مفسرین و مترجمین نے اس کا مطلقاً ترجمہ کیا ہے اور کسی کی تخصیص نہیں کی۔ان کے نزدیک دونوں کا امکان ہے۔اس مقام پر علامہ اسماعیل حقی تحریر فرماتے ہیں:

﴿ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ لأقواله ﷺ بلا اذن كما يتكلم من غير ألة الكلام وهو اللسان ويعلم من غير اداة العلم وهو القلب ''البصير'' بأفعاله ﷺ بلا بصر.... وفي التأويلات وفى قوله ﴿اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ إشارة الى ان النبى ﷺ هو السميع الذى قال الله تعالىٰ (كنت سمعا فبى يسمع وبى يبصر) فتحقيقه لنريه من اٰيتنا المخصوصة بجمالنا وجلالنا انه هو يسمع بسمعنا البصير يبصرببصرنا فانه لا يسمع كلامنا الا بسمعنا ولا يبصر جمالنا الا ببصرنا۔[21]

"﴿اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ﴾ وہ سننے والا ہے اس نبی ﷺ کے اقوال کا بغیر کانوں کے جیسا کہ وہ کلام فرماتا ہے بغیر آلہء کلام کے جو کہ زبان ہے اور وہ جانتا ہے بغیر آلہء علم کے جو کہ دِل ہے۔ (الْبَصِيْر) دیکھنے والا اس نبی ﷺ کے افعال کا بغیر آنکھوں کے۔۔۔۔۔۔۔۔اور تاویلات نجمیہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول﴿اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ میں اشارہ ہے اس طرف کہ نبی ﷺ وہ سننے والے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا(میں اس کے کان ہوجاتا ہوں تو وہ میرے ساتھ سنتا اور میرے ساتھ دیکھتا ہے)اس کی تحقیق یہ ہو گی کہ ہم اسے اپنی خاص آیات

---

(20) ۔مفتی احمد یار خان نعیمی، تفسیر نور العرفان حاشیہ کنز الایمان، ادارہ کتب اسلامیہ گجرات، پاکستان، ص۴۴۹

Mufâ, Ahmad yâr khân, Na'mâ, tafsâr nër al-irfân, Hashiat Kanz al-âmân, Gujrât, Pakistân. P:449

(21) ۔الشیخ اسماعیل حقی البرسوی، تفسیر روح البیان، دار احیاء التراث العربی بیروت۔ج۵ص۱۰۶

Al-shaykh Ismâel Haqqâ al-barsuvi, tafsâr rëh al-bayân, d«r ihyâ al-turâth al-arabi, Beirut. 5/106

دکھائیں اپنے جمال سے اور اپنے جلال سے بے شک وہ سنتا ہے ہمارے سننے سے اور بصیر ہے کہ ہمیں دیکھتا ہے تو وہ نہیں سنتا ہمارا کلام مگر ہماری قوت سماعت سے اور نہیں دیکھتا ہمارا جمال مگر ہماری قوت بصارت سے"۔

اس طرح قرآن کریم میں ذکر نبی کریم ﷺ بہت مقامات پر مختلف انداز و اسلوب میں ہے۔ تاہم بعض علمائے کرام فرماتے ہیں کہ سارا قرآن ہی نعت مصطفی ﷺ ہے اور اس کے دلائل بھی دیئے۔

ذکر انبیاء علیہم السلام قرآن مجید میں

قرآن کریم میں انبیاء کرام کے تذکرے جابجا موجود ہیں۔ 25 انبیاء کرام کے نام بھی آئے ہیں۔ ان کے حالات وواقعات پڑھنے سے انسان کو تصور میں ان کی معیت میں زندگی گزارنے کا موقع ملتا ہے۔ لیکن ان سب نبیوں میں نبی آخر الزمان ﷺ کا تذکرہ سب سے زیادہ اور انوکھا ہے۔ اس کے متعلق ایک محققِ دوراں ڈاکٹر محمود احمد غازی لکھتے ہیں۔

"ان تمام خوبیوں اور کمالات کا مجموعہ سرکار دو عالم ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ آپ ﷺ کا تذکرہ قرآن مجید میں بقیہ سب انبیاء کرام سے زیادہ ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی کے تمام اہم ترین واقعات قرآن مجید میں محفوظ ہیں۔ غزوات، ہجرت، فتح مکہ وغیرہ۔ قرآن پڑھنے والا واقعتاً یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ سیرت کے ماحول میں زندگی گزار رہا ہے"۔[22]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں نبی کریم ﷺ کے ذکر کا تذکرہ کرنا، لکھنا، پڑھنا اور سننا باعث خیر وبرکت ہے۔ لہٰذا امید ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے فضل وکرم سے ہمارا یہ مقالہ بالعموم جملہ انسانیت اور بالخصوص اہل اسلام کے لئے نہایت اہم معلومات کا انمول خزانہ، نہایت مفید اور باعث رحمت وبرکت ہوگا۔

دیکھنا یہ ہے کہ اللہ کریم نے اپنے نبی کریم ﷺ کا ذکر قرآن کریم میں کس کس انداز میں اور کتنی بار فرمایا ہے۔ اس سے اہل ذوق امتی کو اپنے نبی ﷺ کی عظمت وشان کے متعلق اہم معلومات ملیں گی۔ معلوم ہوگا کہ خالق کائنات نے اپنے رسول ﷺ کو کس کس انداز میں کہاں کہاں یاد فرمایا ہے۔ اس طرح آپ ﷺ کے ساتھ ہم غلاموں کی محبت وعقیدت مزید بڑھے گی، آپ کی سنت مطہرہ پر عمل کا جذبہ ابھرے گا۔ نیز یہ عمل ہمارے دوجہان کے معاملات میں مفید ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

مسلم مشاہیر، محقق علماء کرام نے قرآن کریم سے بے حساب معلومات حاصل کرکے عوام الناس کو مستفید کیا ہے۔ ہر دور میں نئی سے نئی معلومات قرآن کریم سے متعلق مل رہی ہیں۔ یہ تو معلوم کیا گیا کہ قرآن کریم میں

---

(22) ۔ڈاکٹر محمود احمد غازی، (۲۰۰۹ء)، محاضرات قرآنی، ص ۳۷۱
Mahmëd Ahmad Ghâzâ, (2009), Muhâdhrat Qurânâ, p. 371

آیات کتنی ہیں، کلمات کتنے ہیں، الفاظ کتنے ہیں، حروف کتنے ہیں، حرکات میں فتح، نصب، جر کتنی بار آئی ہیں۔ شد اور جزم کی تعداد کیا ہے۔ مولانا شمس الحق افغانی لکھتے ہیں :

"قرآن میں آیات کی تعداد حضرت عائشہ صدیقہ کے مطابق ۶۶۶۶ ہے۔ کلمات کی تعداد حضرت مجاہد کے شمار کے مطابق ۶۲۵۰۰۷ ہے۔ حروف کی تعداد حضرت ابن مسعود کے مطابق ۳۲۲۶۷۱ ہے۔ فتحات ۵۳۲۴۳۔ کسرات ۳۹۵۸۲۔ ضمات ۸۸۰۴ ہے۔ نقاط ۱۰۵۶۸۴ ہیں"۔[23]

اس طرح کی بے شمار معلومات منظر عام پر آچکی ہیں تاہم ایسی کوئی کاوش یا تحقیقی مضمون نظر سے نہیں گزرا جس میں یہ تحقیق ہو کہ قرآن کریم جس ذات مقدسہ ﷺ پر نازل ہوا اس کا اپنا ذکر اس میں کس کس انداز میں اور کتنی بار ہے۔ یہ جاننا اہل ایمان کے لئے نہایت اہم اور باعث تسکینِ قلب و جان ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

مختلف طریقوں سے تحقیق کرنے پر یہ معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کی شان و عظمت آیات قرآن سے کئی اہل محبت و ذوق اکابرین نے تلاش کی اور ان آیات کی تفسیر و تشریح بھی کی ہے۔ جیسے مفتی احمد یار خان نعیمی کی کتاب "شان حبیب الرحمان من آیات القرآن"۔ علامہ جلال الدین سیوطی کی "الخصائص الکبریٰ"، "الخصائص الصغریٰ" اور "شرح اسماء النبی"، علامہ معین کاشفی کی "معارج النبوت"، مولانا عبدالماجد دریابادی کی "سیرت نبوی قرآنی"، مولانا محمد نعیم نگوروی کی "قرآن اور صاحب قرآن ﷺ"، صفیہ نور صاحبہ دختر نور محمد کی "مقام مصطفیٰ بزبان قرآن"، علامہ جاوید القادری کی "حب رسول پر اصرار کیوں" وغیر ھم۔ لیکن یہ بالکل نئی تحقیق ہو گی جو اہل علم و اہل ذوق احباب کے لئے اضافہ ءِ علم اور راحتِ جان کا باعث ہو گی۔

اس مضمون میں انبیاء سابقین علیہم السلام کے متعلق قرآن میں ذکر کے مختلف اسالیب کا تذکرہ ہو گا۔ نیز اختصار کے ساتھ بیان ہو گا کہ ان کو خطاب کس انداز سے کیا گیا۔ اس کے بعد حضرت محمد ﷺ کے ذکر کا تذکرہ ہو گا۔

انبیاء کرام کا ذکر اسمائے ظاہری کے ساتھ

قرآن میں جن انبیاء کرام علیہم السلام کے نام آئے ان کی فہرست میں ان انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر آئے گا جن کے نام قرآن میں صراحتاً آئے ہیں۔ ان کے ساتھ کچھ حوالہ جات بھی دیئے جائیں گے۔ جیسے

﴿ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَى وَهَارُونَ إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ بِآيَاتِنَا فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُجْرِمِينَ﴾[24]

---

(23) ۔ مولانا شمس الحق افغانی، علوم القرآن، مکتبہ اشرفیہ، ص ۱۴۳، بحوالہ تاریخ القرآن صارم ص ۱۱۹

Shams al-Haq afghâni, Ulëm al-qurân, maktah ashrafia, p:143

(24) ۔ یونس ۱۰: ۷۵

یہاں حضرت موسیٰ اور ہارون کا تذکرہ ان کے اسمائے ذاتی کے ساتھ فرمایا۔

انبیاء کرام کا ذکر ضمائر کے ساتھ۔ جیسے:

﴿ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَى وَهَارُونَ إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ بِآيَاتِنَا فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُجْرِمِينَ﴾ (25)

یہاں بَعْدِهِمْ میں هِمْ ضمیر انبیاء کرام کے لئے ہے جو پچھلی آیت میں مذکور ہیں۔

انبیائے کرام سے تخاطب صیغہ حاضر کے ساتھ:

اللہ کریم نے دیگر انبیاء کرام میں اکثر کو جب حاضر کے صیغہ کے ساتھ خطاب فرمایا تو ان کے ذاتی نام سے پکارا، جیسے:

﴿فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَنْ يَا مُوسَى إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ﴾ (26)

اس میں حضرت موسیٰ کو یا موسیٰ کے ساتھ خطاب فرمایا۔

قرآنِ کریم میں ذکر صاحب قرآن ﷺ اسماء ذاتی وصفاتی کے ساتھ:

قرآن پاک میں صاحب قرآن رحمۃ للعلمین ﷺ کا ذکر اسم ذاتی کے ساتھ بھی ہے کہ چار ۴ مرتبہ نام پاک ''محمد'' ذکر ہوا اور ایک ابار نام پاک ''احمد'' ذکر ہوا۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر نازل فرمایا۔ ہم حضور ﷺ کے امتی اور غلام ہیں۔ ہمیں اس بات کا علم ہونا چاہیئے کہ ہمارے پروردگار نے ہمارے آقا ﷺ کو کس کس مقام پر، کتنی بار اور کس انداز میں یاد فرمایا ہے تاکہ ہم بھی اپنے آقا ﷺ کو بہت یاد کیا کریں اور ان کے ذکر سے دلوں کا سرور اور آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل کریں۔

ذکر رسول اکرم ﷺ اسم ذاتی کے ساتھ:

اسم ذاتی کے ساتھ نام ''محمد'' اور نام ''أحمد'' کے ساتھ تذکرہ ہوا ہے۔ جیسے

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾ (27)

---

(25) ۔ یونس ۱۰: ۷۵

Al-Qur'ān, 10/75

(26) ۔ القصص ۲۸: ۳۰

Q 10/75

Al-Qur'ān, 28/30

(27) ۔ الاحزاب ۳۳: ۴۰

"محمدؐ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے"۔

اس جگہ اسم "محمد" کے ساتھ ذکر ہے"۔

﴿وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُبِينٌ﴾ (28)

"اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام "احمد" ہے پھر جب احمد ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے بولے یہ کھلا جادو ہے"۔

یہاں نام پاک "احمد" کے ساتھ ذکر فرمایا۔

ذکر نبی ﷺ اسمائے صفاتی کے ساتھ:

کئی مقامات پر قرآن کریم میں نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک صفاتی ناموں کے ساتھ آیا ہے۔ جیسے:

﴿وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا﴾ (29)

یہاں سراج اور منیر حضور ﷺ کی صفات کے متعلق ہیں۔

ذکر مصطفیٰ ﷺ صیغہ خطاب حاضر کے ساتھ:

دیگر انبیاء کرام کو ان کے ذاتی ناموں کے ساتھ صیغہ حاضر میں خطاب فرمایا لیکن بالخصوص جب نبی اکرم ﷺ کو صیغہ حاضر سے خطاب فرمایا تو اس میں ذاتی نام سے نہیں بلکہ کسی صفاتی نام سے یاد فرمایا، یہ نبی کریم رحمۃ للعلمین ﷺ کی خاص دلجوئی اور عزت افزائی ہے۔ جیسے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا﴾ (30)

Al-Qur'ān, 33/40

(28)۔ الصف ۶۱: ۶

Al-Qur'ān, 61/6

(29) ۔ الاحزاب ۳۳: ۴۶

Al-Qur'ān, 33/46

(30) ۔ الاحزاب ۳۳: ۴۵

Al-Qur'ān, 33/45

اس کے علاوہ متعدد مقامات پر امر حاضر کا صیغہ ہے اور اس میں حضور ﷺ کا نام بظاہر موجود نہیں بلکہ آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں نبی ﷺ سے خطاب ہے۔ جیسے

﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ﴾[31]

"تو تم صبر کرو جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا اور ان (کفار) کے لئے جلدی نہ کرو"۔

علامہ جلال الدین محلی اس کے بارے لکھتے ہیں:

﴿فاصبر﴾ على أذى قومك ﴿كما صبر أولوا الْعَزْم﴾ ذَوُو الثَّبَات وَالصَّبْر عَلَى الشَّدَائِد ﴿مِنَ الرُّسُل﴾ قَبْلك فَتَكُون ذَا عَزْم وَمِنْ لِلْبَيَانِ فَكُلّهمْ ذَوُو عَزْم وَقِيلَ لِلتَّبْعِيضِ[32]

"صبر فرمائیں اپنی قوم کی اذیٰ پر جیسے صبر کیا اولو العزم، شدائد پر صبر اور ثابت قدمی والے رسولوں نے آپ سے پہلے تو آپ بھی ہوں عزم والے اور من بیانیہ ہے تو وہ سب اولو العزم تھے اور یہ بھی کہا گیا کہ یہ من تبعیض کے لئے ہے۔"

اس میں واضح ہے کہ یہاں خطاب نبی کریم ﷺ کو ہے۔ فَ اصْبِرْ میں فا تعقیب کے بعد فعل امر حاضر معروف کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے اور یہ خطاب نبی کریم ﷺ سے ہے۔

قرآنِ کریم میں ذکر صاحب قرآن ﷺ کی مزید صورتیں

اس میں ذکر رسول کریم ﷺ کی مزید مختلف صورتیں بیان ہوں گی ہیں کہ کس کس انداز میں حضور ﷺ کا ذکر پاک قرآن میں موجود ہے۔

ذکر نبی کریم ﷺ ضمائر بارز (ظاہر) کے ساتھ۔ جیسے:

﴿وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ﴾[33]

اس میں عَلَيْكَ کی لكَ ضمیر بارز متصل مجرور، واحد مذکر حاضر ہے۔ جو نبی کریم ﷺ کے لئے لائی گئی ہے۔

ذکر نبی کریم ﷺ ضمائر مستتر (پوشیدہ) کے ساتھ۔ جیسے:

---

(31) ۔الاحقاف:۳۵

Al-Qur'ān, 35

(32) ۔ تفسیر جلالین، زیر آیت ھذا

Tafsâr jalâlayn,

(33) ۔الانعام ۶: ۷

Al-Qur'ān, 6/7

﴿قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ﴾ (34)

اس میں قُلْ **فعل امر حاضر کا فاعل ضمیر** انتَ **مستتر (پوشیدہ)** ہے۔

ذکر نبی کریم ﷺ اقتضاء النص / مقدر کے ساتھ:

بعض مقامات پر ذکر نبی کریم ﷺ محذوف / مقدر ہے۔ بظاہر ذکر نہیں لیکن آثار بتاتے ہیں کہ یہاں ذکر نبی ﷺ موجود ہے۔ جیسے: ﴿وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ﴾ (35)

"اور اللہ نے آپ کو غریب پایا پھر غنی کر دیا"۔ (36)

وَجَدَكَ اور فَاَغْنٰى دونوں کا فاعل اللہ تعالیٰ ہے اگرچہ لفظوں موجود نہیں۔ اسی طرح دونوں میں مفعول بہ نبی کریم ﷺ کی ذاک مبارکہ ہے۔ پہلے حصہ میں كَ ضمیر موجود ہے جبکہ دوسرے میں نہیں۔ اس مقام پر فَاَغْنٰى کا مفعول بہ كَ ضمیر محذوف ہے۔ یعنی کس کو غنی کیا۔ آپ ﷺ کو۔ حضور ﷺ کو۔ یہاں ذکر نبی ﷺ حذف / مقدر ہے کہ اس کے ظاہر کئے بغیر بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ دیگر

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (37)

"اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمادے بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا"

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا میں اس جگہ نام کا ذکر نہیں تاہم اشارہ نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کی طرف ہے۔

قرآن کریم میں ذکر نبی کریم ﷺ بالاتفاق و عند البعض:

ذکر نبی کریم ﷺ بالاتفاق:

---

(34) ۔ الانعام ۶: ۱۱

Al-Qur’ān, 6/11

(35) ۔ الضحیٰ ۹۳: ۸

Al-Qur’ān, 93/8

(36) ۔ ابو الاعلیٰ مودودی، سیرت سرور دوعالم، ۱۹۷۸ء، ج ۲، ص ۱۱۸

Maudēdâ, Seerat sarwar duâlam, 2/118

(37) ۔ البقرۃ، ۲: ۱۲۹

Al-Qur’ān, 2/129

قرآن کریم میں ہزاروں مقامات ایسے ہیں جن میں نبی کریم ﷺ کا ذکر اسم ظاہر، ضمیر بارز، مستتر یا کسی اور انداز میں ہے اور جملہ مفسرین، مترجمین اس بات پر متفق ہیں کہ یہاں ذکر نبی ﷺ ہی ہے۔ جیسا کہ سابقہ سطور میں درج ہے۔

ذکر نبی کریم ﷺ عندالبعض:

بعض مقامات ایسے ہیں کہ وہاں ضمیر ایسی ہے جس کا مرجع نبی کریم ﷺ بھی ہو سکتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی ہو سکتا ہے، جبریل امین بھی اور عام انسان یا کوئی بندہ مومن ہو سکتا ہے۔ اس طرح کے بعض مقامات پر بعض اہل علم و فضل نے ضمیر کو حضور نبی کریم ﷺ کی طرف راجع قرار دیا اور اس کے ساتھ دلائل دیئے۔ جیسے سورۃ بنی اسرائیل کی ابتدا میں ﴿إِنَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ کے بارے مفتی احمد یا خان فرماتے ہیں:

"اس جملہ کے معنی یہ ہیں کہ بے شک وہ محبوب بندہ ہی سننے دیکھنے والا ہے یعنی ان آیات کے دیکھنے اور بلا واسطہ رب کے دیدار و کلام کی تاب صرف اسی میں ہے۔ لہٰذا معراج صرف اسے ہی کرائی گئی۔ [38]

اسی طرح بعض مقامات پر ذکر و ضمیر ایسی ہے جو بعض کے نزدیک نبی کریم ﷺ کے لئے ہے لیکن بعض مفسرین نے کہا کہ یہاں نبی کریم ﷺ کو مخاطب ماننا ادب کے تقاضا کے خلاف ہے۔ جیسے سورۃ البقرہ میں ہے:

﴿وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ﴾[39]

"اور (اے سننے والے کسے باشد) اگر تو ان کی خواہشوں پر چلا بعد اس کے کہ تجھے علم مل چکا تو اس وقت تو ضرور ستمگار ہو گا"۔ [40]

ذکر صاحب قرآن ﷺ کی انفرادیت:

قرآن پاک میں اللہ کریم نے اپنے نبی ﷺ کی مختلف انداز میں مختلف شانیں بیان فرمائی ہیں۔ جیسے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا﴾ [41]

---

(38) ۔ مفتی احمد یار خان نعیمی، تفسیر نور العرفان حاشیہ کنزالایمان، ادارہ کتب اسلامیہ گجرات، پاکستان، ص ۴۴۹

Mufâ, Ahmad yâr khân, Na'mâ, tafsâr nër al-irfân, Hashiat Kanz al-âmân, Gujrât, Pakistan. P:449

(39) ۔ البقرۃ:۱۴۵

Al-Qur'ān, 2/145

(40) ۔ کنزالایمان، احمد رضا خان

Ahmad Razâ, Kanz al-âmân

(41) ۔ الاحزاب ۳۳: ۴۵

”اے خاص نبی بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا“

یہاں حضور ﷺ کو اے خاص نبی کہہ کر خطاب فرمایا اور ساتھ عطا کی گئی نعمتیں و عظمتیں یاد فرمائیں۔ نبی کے ساتھ ال معرفہ کا ہے جو تعریف و تخصیص کا فائدہ دیتا ہے۔ کبھی اپنی کوئی اہم بات فرمانے کا ارادہ ہوا تو نبی سے فرمایا: اے نبی آپ کہہ دیں، جیسے: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾(42) اے نبی! ”آپ کہہ دیں کہ اللہ ایک ہے“۔

یہاں قُل خطاب میں مخاطب حضور ﷺ کی ذات اقدس ہے۔ کسی جگہ لوگوں کو نبی پر ایمان کا حکم فرمایا۔ جیسے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ (43) ”اے ایمان کا دعویٰ کرنے والو! (خلوص نیت سے) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ“

قرآن کریم میں اللہ کریم نے اس طرح مختلف مقامات پر مختلف انداز میں نبی کریم رحمت عالمین ﷺ کا ذکر منفرد شان کے ساتھ بیان فرمایا۔ قرآن مجید میں حضور نبی اکرم ﷺ کا ان مختلف اسالیب سے ذکر اس بات کو واضح کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ کا مقام کتنا عظیم و بلند ہے اور امت مسلمہ کو بھی اسی کثرت اور محبت سے آپ کا ذکر مختلف اسالیب سے کرنا چاہیئے۔

اس سلسلہ میں کی گئی ہماری تحقیق کے مطابق دیگر جن نبیوں کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے ان سب انبیاء کا ذکر اسم ظاہر علم کے ساتھ، ضمیر کے ساتھ، ظاہر و مستتر کے ساتھ کل 2713 بار آیا ہے جب کہ

ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کا ذکر مبارک مختلف صورتوں میں 3030 بار نوٹ کیا گیا ہے۔ جس کی تفصیلات ہمارے تحقیقی مقالہ میں اس طرح درج ہے۔

اسمائے ظاہر (ذاتی وصفاتی) کے ساتھ ذکر ہوا	311 بار
ذکر مبارک ضمائر کے ساتھ مختلف اسالیب میں	2491 بار
ذکر مبارک محذوف و مقدر کا تذکرہ	100 بار
ذکر مبارک مخصوص انداز میں	128 بار
کل ذکر نبی اکرم ﷺ قرآن مجید میں	3030 بار

Al-Qur'ān, 33/45

(42) ـ الاخلاص ۱۱۲: ۱

Al-Qur'ān, 112/1

(43) ـ النساء ۴: ۱۳۶

Al-Qur'ān, 4/136

ملت اسلامیہ کی معلومات میں اضافہ اور تسکین خاطر کے لئے اس تحقیق کو شائع کیا جانا مفید ہو گا۔ اس سے بعض لوگوں کی ان باتوں کا جواب بھی ملے گو جو سمجھتے اور کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں نبی اکرم ﷺ کا ذکر بعض دیگر نبیوں سے کم ہے۔

خلاصہ تحقیق اور سفارشات

اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے عظمت ولے کلام قرآن مجید فرقان حمید میں اسکے خاص بندوں یعنی انبیائے کرام علیہم السلام کا تذکرہ تین ہزار سے کچھ کم بار مختلف صیغہ جات اور اسالیب میں آیا ہے۔ ان سب مقامات پر ان کی عظمت وشان کا لحاظ رکھتے ہوئے ذکر فرمایا گیا ہے۔ جبکہ نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ جو سب کے امام اور سب سے افضل ہیں صرف ان کا ذکر مبارک تین ہزار سے بھی زائد ہے۔ نیز یہ دیکھا گیا کہ دیگر نبیوں کا ذکر جب صیغہ خطاب سے فرمایا تو ان کے ذاتی ناموں سے کیا لیکن جب نبی اکرم ﷺ کا ذکر خطاب سے فرمایا تو اسمائے صفات کے ساتھ فرمایا۔ اس طرح دیگر کئی طرح سے عظمت مصطفیٰ ﷺ کا ظہار بھی کیا گیا ہے۔

۱۔ قرآن مجید میں ذکرِ رسولِ اکرم ﷺ ذاتی اسم مبارک ''محمد'' چار ۴ بار آیا ہے۔

آل عمران:۱۴۴۔۔الاحزاب:۴۰۔۔محمد:۲۔۔۔الفتح:۲۹

قرآن مجید میں ذکرِ رسولِ اکرم ﷺ ذاتی نام ''احمد'' سے ایک بار آیا ہے۔(الصف:۶)

تلاش کئے گئے دیگر اعداد و شمار کے مطابق ہماری اس موضوع پر تحقیقی مقالہ کے چار ابواب بتایا گیا کہ قرآن مجید میں ذکر رسول اکرم ﷺ 3030 بار ہے جبکہ باب اوّل میں قرآن مجید میں مذکور دیگر سب انبیائے کرام علیہم السلام کا مختلف اسالیب میں ذکر مبارک 2713 بار ہے

سفارشات

ضرورت ہے کہ اس تحقیق کے بعد اب مزید یہ بھی تحقیق کی جائے کہ دیگر کن اسالیب میں ذکر انبیائے کرام قرآن مجید میں یا احادیث مبارکہ میں موجود ہے۔ اس تحقیق کے نتائج کو دور حاضر کے ذرائع ابلاغ کے ذریعے زیادہ سے زیادہ شائع کیا جائے تاکہ اکثر اہل اسلام کو اس بات کا علم ہو سکے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے پاک کلام میں اس کے سب سے افضل بندوں یعنی انبیائے کرام اور بالخصوص خاتم النبیین ﷺ کا تذکرہ کس کس انداز و مقدار میں آیا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.